سوال

(170) دو منزلہ مکان میں سے اوپر والی منزل کو مسجد بنانا اور نیچے کی منزل کو کرایہ پر دینا جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں، کہ ایک شخص نے کچھ زمین مسجد کے واسطے خریدی لیکن پہلے سے اس زمین میں دو منزلہ مکان بنا ہوا تھا، مشتری اوپر کی منزل کو مسجد اور نیچے کو کرایہ پر واسطے خرچ مسجد کے دینا چاہتا ہے، اس صورت میں یہ مسجد، مسجد کا حکم رکھے گی، اور کرایہ پر مکان دینا جائز ہوگا یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ بالا میں معلوم کرنا چاہیے، کہ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی رو سے صورت مسئول عنہا جائز و درست معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ مسجد کا حکم رکھے گی، اور مکان مسجد کے مصالح کے لیے کرایہ پر دینا جائز ہوگا، تاکہ مسجد کی درستی رہے اور ہمیشہ آباد رہے، اس کے اخراجات ضروریہ کے لئے آمدنی کی صورت نکالنا درست و جائز ہے، جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خادم مسجد نبوی کے آرام کے لیے مسجد نبوی میں یعنی نہ کنارے میں نہ ادھر نہ ادھر اندرون مسجد کے ایک حجرہ بنایا تھا، اور اس کا رہنا سہنا وہاں ہی ہوتا تھا، جیسا کہ صحیح بخاری صفحہ ۶۳ میں موجود ہے اور نیز صحیح بخاری صفحہ ۶۶ میں موجود ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں بعض لوگوں کے فائدے کے لیے خیمہ لگوادیا، وہ اس میں مدت تک رہے۔

غرضیکہ اندرون مسجد یا تحت مسجد یا بالائے مسجد میں کوئی مکان بنانا مصالح مسجد کے لیے درست و جائز ہے، وہ مکان مسجد کو مسجد کے حکم سے خارج نہ کرے گا، جیسا کہ یہ دونوں حدیثیں دلالت کرتی ہیں اور یہ بھی حکم خدا اور رسول ہے کہ جہاں خاص حکم شرعی نہ ہو، وہاں عام حکم شرعی سے استدلال کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری ومسلم وغیرہ کتب حدیث میں اور خاص کر بخاری کے صفحہ ۱۰۹۳ میں موجود ہے۔

سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحمر فقال: «ما انزل اللہ علی فیها الا هذه الآیة الجامعة فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره الآیة»

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا، ان کے لیے کوئی الگ حکم تو مجھ پر نازل نہیں پس یہ آیت جامع موجود ہے۔ جو ایک ذرہ کے برابر نیکی کرے گا، اس کو دیکھ لے گا'' ۱۲

اور اس پر امام بخاری علیہ الرحمة نے یوں باب منعقد کیا ہے باب الأحکام التی تعرف بالدلائل الخ اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن احکام کو ناجائز فرمانا تھا، ناجائز فرمایا اور جن کو جائز فرمانا تھا ان کو جائز فرمایا، اور جن جگہوں سے خاموشی کی ہے تو مت کرید کرو، یعنی وہ معاف ہے، جیسا کہ مشکوۃ صفحہ ۲۴ میں موجود ہے ابو ثعلبہ خشنی سے۔

اور یہ اظہر من الشمس ہے، کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں منع نہیں فرمایا، کہ اوپر مسجد اور نیچے مکان کرایہ مصالح مسجد کے لیے نہ بنانا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا

ہے :

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی'' ۱۲

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا ہے

«یسروا ولا تعسروا» الحدیث

''یعنی آسانی کرو اور تنگی نہ کرو۔'' ۱۲

یعنی عالموں کو چاہیے، کہ جہاں کہیں اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی نہیں فرمائی، تنگی نہ کریں، بلکہ آسانی کا فتویٰ دیں دلائیں، اب ہر شخص ذی فہم بتا سکتا ہے کہ اس مسجد کے جواز میں مشتری مذکور مکان کے لیے آسانی ہے یا تنگی، اور نیز احادیث صحیحہ میں اضاعت مال سے ممانعت وارد ہوئی ہے، اب ہر شخص ذی شعور بتا سکتا ہے کہ مسجد مذکور فی السوال کے عدم جواز میں اضاعت مال ہے یا نہ۔

غرض کہ ان احادیث و آیات کی رو سے ثابت ہوتا ہے، کہ مسجد مذکور فی السوال مسجد ہی کے حکم میں ہے، اور نیچے کا مکان کرایہ پر دینا واسطے مصالح مسجد مذکور جائز و درست ہے، تفسیر کبیر میں تحت آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ

''تیرے رب کی قسم جب تک آپ کو حاکم نہیں بنائیں گے ان کو ایمان نصیب نہیں ہوگا۔'' ۱۲

کے لکھا ہے کہ عمومات کتاب و سنت مقدم ہوتے ہیں عمومات قیاس پر۔ واللہ اعلم و علمہ اتم واکمل۔ حررہ العاجز ابو محمد عبدالوہاب الملتانی نزیل الدھلی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی فی اوائل شہر جمادی الاولیٰ من ۱۳۱۹ھ علی صاحبہا افضل صلوٰۃ وازکی تحیۃ اللھم ارزقنی علما نافعا والعمل بما تحب وترضٰی سید محمد نذیر حسین

ھوالموفق : ... صورت مسئولہ میں اگر مشتری نے نیچے کی منزل کو مصالح مسجد کے واسطے وقف کر دیا ہے اور اپنا کوئی تعلق باقی نہیں رکھا ہے تو بے شک وہ مسجد، مسجد کے حکم میں ہے اس واسطے کہ اس مسجد کے مسجد نہ ہونے کی کوئی دلیل شرعی نہیں ہے اور نیچے کی منزل کو واسطے خرچ مسجد کے کرایہ پر دینا بھی جائز ہے کیوں کہ عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں، فقہہ حنفیہ نے بھی تصریح کی ہے کہ ایسی صورت مین مسجد، مسجد کے حکم میں رہے گی، درمختار میں ہے :

"لو بنی بیتا فوقہ للامام لایضر لانہ من المصالح اما لو تمت المسجدیۃ ثم اراد ابناء منع ولو قال عنبیت ذلک لم یصدق"

''اگر مسجد کے اوپر امام کی رہائش کے لیے مکان بنایا جائے، تو درست ہے، کیوں کہ یہ مسجد ہی کی آبادی ہے۔ ہاں اگر مسجد پوری ہو جائے، پھر اس پر مکان بنایا جائے، تو منع ہے اور اگر کہے کہ میری پہلے ہی سے یہ نیت تھی، تو اس کو سچا نہ سمجھا جائے گا۔''

اور شامی میں ہے

"یؤخذ من التعلیل ان محل عدم کونہ مسجدا فیما اذا لم یکن وقفا علی المصالح المسجد وبہ صرح فی الاسعاف فقال واذا کان السرداب اوالعلوا المصالح المسجد او کا وقفا علیہ صار مسجدا او"

''اس دارومدار تو سبب ہے، اگر مسجد ہی کی مصلحت کے لئے اس کے نیچے تہ خانہ یا اوپر کوئی مکان بنایا جائے تو درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو جائز نہیں۔'' ۱۲

نیز شامی میں ہے :

"بقی لو جعل الواقف تحتہ بیتا للخلاء ھل یجوز کما فی مسجد محلۃ الشحم فی دمشق لم ارہ صریحا نعم سیاتی متنا فی کتاب الوقف انہ لو جعل تحتہ سردابا لمصالحہ جاز انتھیٰ"

''اگر وقف کرنے والا مسجد کے نیچے کوئی بیت الخلا بنائے تو جائز ہے یا نہیں، اس کی صاف جزئی تو میں نے کہیں نہیں دیکھی نہیں، ہاں یہ تو ہے کہ اگر مسجد کے نیچے تہہ خانہ بنائے یا اس کے اوپر کوئی مکان مسجد کی مصلحت کے لیے بنائے تو جائز ہے۔'' ۱۲

اور فقہ حنفی کی رو سے بھی نیچے کی منزل کو واسطے مصارف مسجد کے کرایہ پر دینے کا جواز مستفاد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفاء اللہ عنہ (فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۲۱۹)

مسجد کی چھت کے نیچے دکانیں بنانا جائز ہے یا نہیں؟

مسجد کی چھت کے نیچے دکانیں بنانا نہ چاہیے، حتیٰ کہ خالص ہو جاوے مسجد تصرف عبد سے اور جو دکانیں بنالے گا واسطے صرف مسجد کے اور وقف کرے گا اور اوپر اس کے مسجد بنالے گا تو وہ مسجد حکم مسجد میں ہوگی، غایۃ مافی الباب کچھ ثواب میں نقصان ہوگا۔ نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اور نزدیک صاحبین کے، بہر حال وہ مسجد زیر دکانیں حکم مسجد میں ہوگی۔

"إذاأرادانسان أن يتخذ تحت المسجد جوانيت غلة لمرمة المسجد أو فوقه ليس له ذلک کذافی الخلاصة هکذافی فتاویٰ العالمگیریة وهکذافی البرهان أن جعل تحته سردابا لمصالحه أی المسجد جاز کمسجد بیت المقدس ولوجعل فوقه بیتا وجعل باب المسجد إلی طریق وعزله عن ملکه لایکون مسجدا وله بیعه ویورث عنه خلافا لهما کذافی الدرالمختار وغیره"

واضح ہوکہ سردابہ نیچی مسجد بیت المقدس کے صرف واسطے دلو ورسی و بوریا اور رکھنے پانے کے فقط بنایا گیا، نہ کرایہ کے واسطے اور احتیاط اور موجب ثواب جانب قول امام صاحب کے ہے۔ کمالایخفی علی التامل المنصف۔

(سید محمد نذیر حسین (فتاویٰ نذیر قلمی)

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

جلد 09 ص